مطالعہ حدیث کورس

زکوۃ

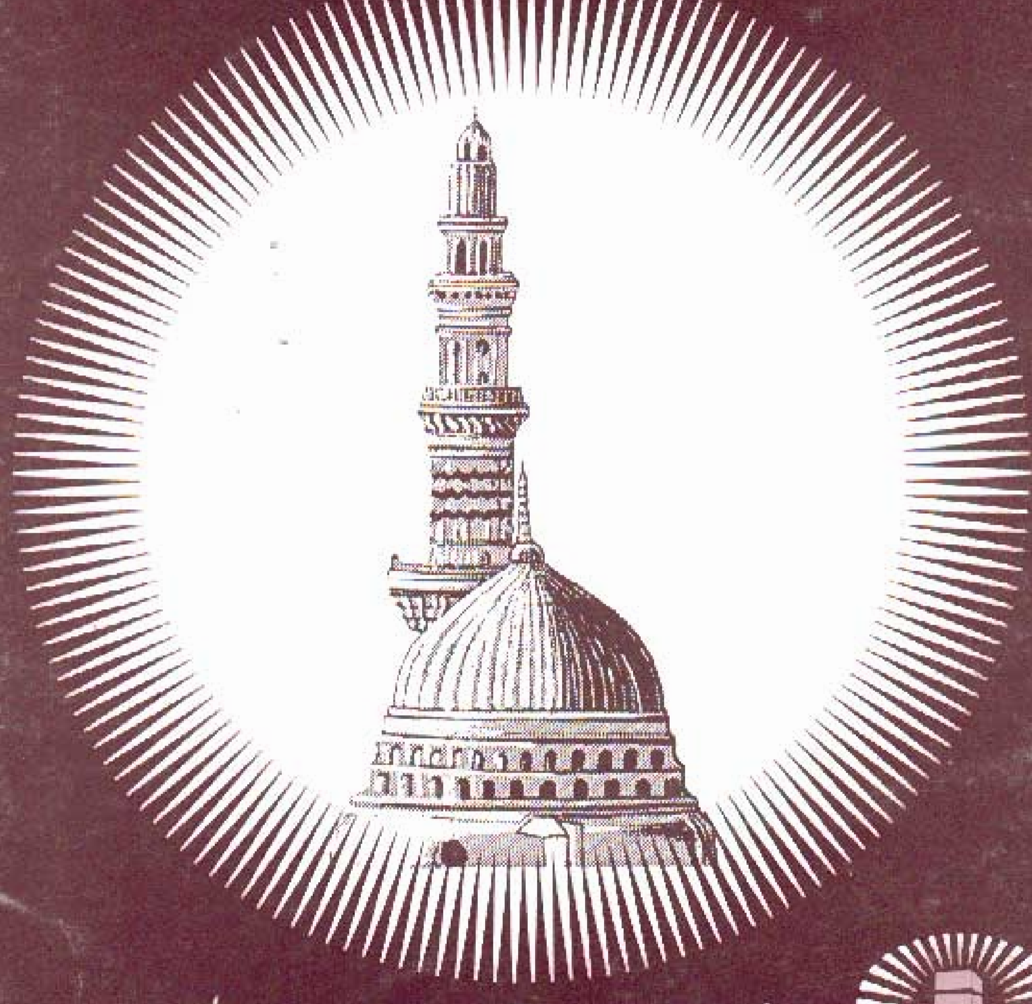

8

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

مطالعہ حدیث - (خط و کتابت کورس)

یونٹ (8) زکوٰۃ

شعبہ اسلامی خط و کتابت کورسز

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

پوسٹ بکس نمبر 1485 اسلام آباد

فون: 9261751-54

فیکس: 261648, 250821

ای میل: dawah@isb.compol.com

نام کورس	....	مطالعہ حدیث
یونٹ نمبر	....	8
مؤلف	....	مولانا حبیب الرحمان
ناشر	....	دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد' پاکستان
مطبع	....	ادارہ تحقیقات اسلامی' اسلام آباد
سن اشاعت	....	2000ء۔1421ھ

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر
پیش لفظ	
تعارف	۷
آیات قرآنی	۸
احادیث نبوی	۸
ایمان اور نماز کے بعد زکوٰۃ کا مقام و مرتبہ	۸
کتنے مال پر زکوٰۃ فرض ہے ؟	۹
مال تجارت پر زکوٰۃ	۱۰
زکوٰۃ کی ادائیگی کب واجب ہے	۱۰
زکوٰۃ کے فوائد	۱۱
زیورات پر زکوٰۃ کا حکم	۱۲
زکوٰۃ کے مستحقین	۱۳
زکوٰۃ اور خاندان نبوت	۱۴
پیشہ ور گداگروں کا انجام	۱۵
زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا عذاب	۱۵
اپنی حاجت کا اظہار صرف اللہ تعالیٰ سے کرو	۱۶
ضرورت اور مجبوری کی صورت میں نیک لوگوں سے مانگا جاسکتا ہے	۱۷
بغیر طمع اور سوال کے مل جائے تو لینے میں مضائقہ نہیں	۱۷
اناج کی زکوٰۃ	۱۸

زکوۃ پیشگی ادا کی جا سکتی ہے	۱۸
زکوۃ کے علاوہ دیگر مالی صدقات	۱۹
صدقہ کی فضیلت اور ثمرات	۲۰
خرچ کے زیادہ حقدار کون ہیں	۲۱
بیوی بچوں پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے	۲۱
صدقہ کا اجر و ثواب کن حالات میں زیادہ ہو جاتا ہے	۲۲
اہل قرابت پر صدقہ	۲۲
مرنے والوں کی طرف سے صدقہ	۲۳
خلاصہ	۲۴
دین میں زکوۃ کی اہمیت اور مقام	۲۴
زکوۃ کے معنی	
زکوۃ کی اہمیت	
فہرست مراجع	۲۶

پیش لفظ

انیسویں اور بیسویں صدی میں غیر مسلم اور مسلم مستشر قین کے ذہن جن بنیادی مسائل کے حل میں مصروف رہے ان میں حدیث کی تاریخی اور تشریعی حیثیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ان کی یہ دلچسپی ایک لحاظ سے ان کے پیش رو مستشر قین کی سرگرمیوں میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔اب تحقیق کا موضوع سابقہ محققین کی طرح شخصیت اور ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی' غزوات اور سیاسی اصلاحات کے بارے میں سوالات اٹھانا اور شکوک و شبہات کو پیدا کرنا نہ رہا بلکہ اب خود حدیث' اس کی جمع و تدوین' اس کی ثقاہت اور تاریخی و تشریعی حیثیت کو بنیادی موضوع بنایا گیا چنانچہ Guillau me, Goldzeha اور sehacht نے دین اسلام کے دو بنیادی ماخذ میں سے ایک کو موضوع تحقیق بناتے ہوئے مغربی ذرائع علم اور اپنے زیر تربیت مسلم محققین کو بڑی حد تک یہ بات باور کرادی کہ حدیث کی حیثیت ایک غیر معتبر تاریخی بلکہ قیاسی بیان کی سی ہے' اس میں مختلف محرکات کے سبب تعریفی و توصیفی بیانات کو شامل کر لیا گیا ہے اور بہت سی گردش کرنے والی افواہوں کو جگہ دے دی گئی ہے۔ان انتہا پسندانہ تصورات کے ساتھ ساتھ یہ اہتمام بھی کیا گیا ہے کہ بعض اصطلاحات حدیث (مثلاً صحیح' حسن' ضعیف) کا اس طرح ترجمہ کر کے پیش کیا گیا جس سے تاثر بنے کہ احادیث کے مجموعوں میں گویا ہر قسم کی سنی سنائی کہانیاں اور قصے شامل ہیں۔

ان تمام غلط فہمیوں اور بعض اوقات شعوری طور پر گمراہ کرنے کی ان کوششوں سے یہ نتیجہ نکالنا مقصود تھا کہ دینی علوم سے غیر متعارف ذہن اس نہج پر سوچنا شروع کر دیں کہ ایک مسلمان کے لیے زیادہ محفوظ یہی ہے کہ وہ قرآن کریم پر اکتفا کر لے اور حدیث کے معاملہ میں پڑ کر بلاوجہ اپنے آپ کو پریشان نہ کرے۔اسی گمراہ کن طرز عمل کے نتیجہ میں بعض حضرات اپنے آپ کو اہل قرآن کہنے لگے۔

ہمارے خیال میں یہ دین اسلام کی بنیادوں کو نقصان پہنچانے کی ایک سوچی سمجھی حکمت عملی تھی۔ اس غلط فکر کی اصلاح الحمد للہ امت مسلمہ کے اہل علم نے بروقت کی اور اعلیٰ تحقیقی و علمی سطح پر ان شکوک و شبہات کا مدلل' تاریخی اور عقلی جواب فراہم کیا۔

دعوۃ اکیڈمی کی جانب سے مطالعہ حدیث کورس ایک ایسی طالب علمانہ کوشش ہے جس میں مستند اور تحقیقی مواد کو سادہ اور مختصر انداز سے ۲۴ دروس (Units) میں مرتب کیا گیا ہے اس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان میں :

مفہوم و معنی	مصطلحات
تاریخِ تدوین	عقائد
ارکان اسلام	اخلاقی تعلیمات

وغیرہ شامل ہیں۔

ہماری کوشش ہے کہ ان دروس کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچ سکیں اور مستند اسلامی مآخذ کی مدد سے ان شکوک و شبہات کا ازالہ کریں جو بعض مستشرقین نے پھیلائے ہیں اور علوم حدیث' یا حدیث کے بارے میں مثبت اور مصدقہ معلومات ان طالبان علم تک پہنچائیں جو باقاعدہ دینی مدارس و جامعات میں حدیث کے موضوع پر تعلیم و تحقیق کے لیے وقت نہیں نکال سکتے۔

ان دروس کو معروف و مستند عالم دین مولانا حبیب الرحمٰن ریسرچ فیلو' شریعہ اکیڈمی اسلام آباد نے تحریر کیا ہے۔ تمام دروس پر دعوۃ اکیڈمی کے محققین مولانا رضا احمد صاحب اور مولانا محمد احمد زبیری صاحب نے دیدہ ریزی کے ساتھ نظر ثانی کی ہے اور ان کی اردو ادارت کے فرائض دعوۃ کے ایڈیٹر جناب محمد شاہد رفیع نے انجام دیئے ہیں۔ ان دروس کی تیاری میں شعبہ تحقیق کے سربراہ ڈاکٹر محمد جنید ندوی صاحب کی شبانہ روز محنت یقیناً لائق تحسین ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دعوت دین کی یہ کوشش بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو گی اور دین کی تعلیم کے فہم میں آسانی پیدا کرے گی۔

ان دروس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان پر متعلقہ حوالے بھی درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ طالبان علم براہ راست ان مصادر کا مطالعہ بھی کر سکیں۔ ہر یونٹ کے ساتھ سوالات بھی درج ہیں جن کے جوابات کو جانچنے کے بعد دعوۃ اکیڈمی کورس مکمل کرنے والوں کو سرٹیفیکیٹ جاری کرے گی۔ اس سلسلہ میں آپ کے مشورے اور تنقید و تبصروں سے ہمیں ان اسباق کو مزید بہتر بنانے میں غیر معمولی امداد ملے گی اس لیے بلا تکلف اپنی رائے' تنقید و مشورے سے ہمیں مطلع کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد
ڈائریکٹر جنرل
دعوۃ اکیڈمی

تعارف

یہ مطالعہ کورس کا آٹھواں یونٹ ہے' اس میں اسلام کے تیسرے اہم رکن ''زکوٰۃ'' کا بیان ہے۔

اس یونٹ میں زکوۃ کی اہمیت' فرضیت' نصاب زکوٰۃ' مستحقین زکوٰۃ' زکوٰۃ کے علاوہ دیگر صدقات اور زکوٰۃ کے فوائد اور عملی زندگی پر اس کے اثرات پر احادیث کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔

اس یونٹ کے مطالعہ سے آپ دین اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت اور عملی زندگی پر اس کے اثرات سے آگاہی حاصل کر سکیں گے اور یہ بھی جان لیں گے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے اسلامی اخوت کی بنیادیں مضبوط ہوتی ہیں اور معاشرہ میں معاشی توازن پیدا ہوتا ہے۔ اسلام نے زکوۃ کی صورت میں ایک ایسا نظامِ کفالت پیش کیا ہے جس کو اپنا کر ہم معاشرہ کو خوشحال و خود کفیل بنا سکتے ہیں اور معاشرہ سے غربت و افلاس کو دور کر سکتے ہیں۔ یہ ایسا نظام ہے جس کی مثال کسی دین اور کسی معاشرہ میں نہیں ملتی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیات قرآنی :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ. (البقرہ ۲ : ۲۵۴)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو' جو کچھ مال متاع ہم نے تمہیں بخشا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ (قیامت کا) وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہو سکے گی نہ کسی کی دوستی کام آئے گی اور نہ کوئی سفارش چلے گی اور ظالم اصل میں وہی ہیں جو کفر کی روش اختیار کرتے ہیں۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ. (توبہ۹:۱۰۳)

اے نبی ﷺ! آپ ان کے اموال میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک کرو اور (نیکی کی راہ میں) انہیں بڑھاؤ۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ج وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ o

(الانبیاء۲۱ : ۷۳)

اور ہم نے ان کو حکم بھیجا نیکیوں کے کرنے کا اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کا اور وہ ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔

احادیث نبوی

ایمان اور نماز کے بعد زکوٰۃ کا مقام و مرتبہ :

۱۔ عن ابن عباس رضی الله عنهما أن رسول الله بعث معاذا الى اليمن فقال انك تاتى قوما اهل كتاب ادعهم شهادة ان لا اِله الا الله وانى رسول الله فان هم اطاعوا لذلك فأعلمهم أن اللّٰه قد افترض عليهم خمس صلوات فى كل يوم ليلة فان هم اطاعوا لذٰلك فاعلمهم أن اللّٰه قد افترض عليهم صدقة تؤخذ من اغنيائهم فترد على فقرائهم فان هم اطاعوا لذالك فاياك وكرائم اموالهم واتق

دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینہ و بین اللہ حجاب۔ **(ابو داؤد: کتاب الزکوٰۃ)**

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو (سب سے پہلے) ان کو دعوت دینا کہ وہ اس حقیقت کو مانیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم ان کو بتانا کہ اس اللہ نے تم پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں' اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو تم ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ (زکوٰۃ) فرض کیا ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کیا جائے گا اور ان کے فقراء میں تقسیم کر دیا جائے گا' اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو ان کے اچھے اور نفیس مال چھانٹ کر لینے سے بچنا اور اس بارے میں کسی پر ظلم اور زیادتی نہ کرنا اور مظلوم کی بد دعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی روک نہیں ہے۔"

مفہوم:

۱۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ ۹ یا ۱۰ ہجری کا ہے۔

۲۔ اس حدیث میں دعوت و تبلیغ کی حکمت کا اہم اصول بیان کیا گیا ہے کہ اسلام کے سارے احکام اور مطالبات ایک ساتھ ہی سامنے نہ رکھے جائیں بلکہ جب عقائد کو ذہن قبول کر لے تو پھر فرائض کی دعوت دی جائے۔

۳۔ اسلام میں نظام زکوٰۃ کا ایک اہم مقصد سوسائٹی میں معاشی توازن پیدا کرنا ہے اس لیے حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: "جو زکوٰۃ مالدار طبقہ سے وصول کی جائیگی وہ دراصل سوسائٹی کے غریب اور حاجت مندوں کا حق ہے"۔

۴۔ صدقہ کا لفظ زکوٰۃ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

کتنے مال پر زکوٰۃ فرض ہے:

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: لیس فیما دون خمسۃ اوسق من التمر صدقہ و لیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقۃ۔ (متفق علیہ: کتاب الزکوٰۃ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے"

مفہوم :

۱۔ عہد نبوی میں خاص کر مدینہ منورہ میں حدیث میں مذکور تین جنسوں میں سے کسی جنس کی شکل میں عموماً دولت ہوتی تھی' اس لیے آپ ﷺ نے ان تینوں جنسوں کا نصاب زکوٰۃ بیان فرمایا۔

۲۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے' ایک وسق تقریباً چھ من کا ہوتا ہے تو پانچ وسق تیس من کے قریب ہونگے۔

۳۔ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے' ایک اوقیہ چاندی چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ دو سو درہم ہوگا جو کہ مشہور قول کی بناء پر ساڑھے باون تولے چاندی ہوتا ہے۔

۴۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۵۔ اس مقدار کے مالک کو خوشحال اور صاحب نصاب قرار دے کر زکوٰۃ واجب کی گئی ہے۔

مال تجارت پر زکوٰۃ :

عن سمرة بن جندب أن رسول اللهﷺ كان يأ مرنا أن نخرج الصدقة من الذى نعد للبيع .

(سنن ابو داؤد: کتاب الزکوٰۃ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اکرم ﷺ کا حکم تھا کہ ہم ہر اس چیز سے زکوٰۃ نکالیں جو تجارت کے لیے مہیا کی گئی ہو۔

مفہوم :

۱۔ ہر قسم کے مال تجارت پر زکوٰۃ ہے۔

۲۔ اگر مال تجارت نصاب زکوٰۃ (ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا) سے کم ہو تو پھر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کب واجب ہے ؟

عن ابن عمر قال قال رسول اللهﷺ: من استفاد مالا فلا زكوٰة فيه حتى يحول عليه الحول. **(جامع ترمذی: کتاب الزکوٰۃ)**

"جب کسی کو مال حاصل ہو تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت تک واجب نہیں ہے جب تک اس مال پر سال نہ گزر جائے۔"

مفہوم :

ا۔ صاحبِ نصاب ہونے کے ساتھ ہی زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے البتہ اس کی ادائیگی اس وقت ضروری ہے جب اس مال پر سال گزر جائے۔

۲۔ سال گزرنے سے قبل ادائیگی کردی جائے تو وہ ادا ہو جاتی ہے۔

زکوٰۃ کے فوائد :

عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الاية والذين يكنزون الذهب والفضة (الاية) كبرذالك علي المسلمين فقال عمر انا أفرج عنكم فانطلق فقال يا نبي الله انه كبر على اصحابك هذه الآية فقال ان الله لم يفرض الزكوٰة الاليطيب مابقي من اموالكم وانما فرض المواريث و ذكر كلمة لتكون لمن بعد كم فقال فكبر عمر رضي الله عنه ثم قال الا أخبرك بخير ما يكنز المرء المرأة الصالحة اذا نظر اليها سرته واذا أمرها اطاعته واذا غاب عنها حفظته.

(سنن ابی داؤد: کتاب الزکوٰۃ)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب سورۃ توبہ کی یہ آیت "**والذين يكنزون الذهب......**" (جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے 'اے پیغمبر آپ ان (دولت کے پجاریوں) کو درد ناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے' جس دن ان کی جمع کردہ دولت کو آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں' ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی اور ان سے کہا جائے گا یہ ہے وہ (دولت) جسے تم نے اپنے لیے جوڑ رکھا تھا پس اس ذخیرہ اندوزی اور دولت جمع کرنے کا مزہ چکھو) (آیت ۳۴'۳۵) نازل ہوئی تو صحابہ کرام بہت فکر مند اور پریشان ہوئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہاری اس پریشانی کو دور کردوں گا۔ چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ : اے اللہ کے رسول !آپ کے اصحاب پر اس آیت کا بڑا بوجھ ہے اور وہ پریشان ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا : اللہ نے تو زکوٰۃ اس لیے فرض کی ہے کہ جو مال باقی رہ جائے (زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد) وہ پاک ہو جائے اور میراث کا قانون بھی اسی لیے ہے کہ (یہاں رسول اللہ ﷺ کوئی بات ذکر کی جو حضرت ابن عباس کو یاد نہ رہی) وہ تمھارے پس ماندگان کے کام آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ جواب سن کر خوشی سے "اللہ اکبر" کا نعرہ بلند کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا : میں تمہیں بہترین دولت بتاتا ہوں' وہ نیک خصلت اور صالح زندگی گزارنے والی بیوی ہے جسے آدمی دیکھے تو خوش ہو' اسے کسی کام کو کہے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور شوہر کی عدم موجودگی میں اپنی عفت کو محفوظ رکھے۔"

مفہوم :

۱۔ صحابہ کرام نے آیت کے ظاہر الفاظ اور انداز سے یہ سمجھا کہ اس آیت میں دولت جمع کرنے سے مطلقاً منع کر دیا گیا ہے اور جو بھی ہو سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے، ظاہر ہے کہ یہ ایک مشکل بات ہے جس کی وجہ سے صحابہ کرام کو الجھن پیش آئی۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ الجھن دور فرمادی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اس لیے فرض کی ہے کہ اس کی ادائیگی سے باقی مال پاک ہو جاتا ہے اور آیت میں وعید ان لوگوں کے متعلق ہے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور مال جمع کرتے رہتے ہیں۔

۳۔ اگر حلال ذرائع سے مال و دولت جمع کرنا بالکل منع ہوتا تو پھر زکوٰۃ اور میراث کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا، پھر تو سارا نظام زکوٰۃ اور نظام میراث ختم ہو جاتا ہے کیونکہ زکوٰۃ اور میراث جمع شدہ مال میں سے ادا کی جاتی ہے۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو اس حقیقت کی طرف بھی متوجہ کیا کہ مال و دولت سے زیادہ راحت و سکون کا باعث نیک رفیقہ حیات ہے۔

زیورات پر زکوٰۃ کا حکم :

عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده أن امرأة أتت النبیﷺ بابنة لها فی ید إبنتها مسکتان غلیظتان من ذهب فقال اتعطین زکوٰة هذا؟ قالت لا قال أن یسرك أن یسورك الله بهما یوم القیامة سوارین من نار قال فخلعتهما فألقتهما الی النبیﷺ وقالت هما لله ولرسوله.

(سنن ابو دائود: کتاب الزکوٰة)

حضرت عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون اپنی لڑکی کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس لڑکی کے ہاتھوں میں سونے کے موٹے اور بھاری کنگن تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ : کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس نے کہا : نہیں، تو آپؐ نے فرمایا "کیا تمھیں یہ بات پسند ہے کہ قیامت کے دن اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھے آگ کے کنگن پہنائے؟ اس (لڑکی) نے وہ دونوں کنگن اتارے اور رسول اللہ کے سامنے ڈال دیئے اور عرض کیا کہ : یہ اللہ اور اس کے رسول کے ہیں۔

مفہوم :

۱۔ اس حدیث اور اس نوع کی دوسری احادیث کی بنیاد پر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک زیورات پر زکوٰۃ واجب ہے

بشرطیکہ وہ نصاب کی حد تک پہنچتے ہوں۔

۲۔ دیگر ائمہ کے نزدیک زیورات پر زکوٰۃ صرف اس صورت میں واجب ہے جب وہ تجارت کے مقصد کے لیے ہوں ذاتی استعمال کے لیے نہ ہوں۔

زکوٰۃ کے مستحقین :

عن زیاد بن الحارث الصدائی قال: اتیت النبیﷺ فبایعته فذکر حدیثا طویلا فأتاه رجل فقال أعطني من الصدقة فقال له رسول الله ان الله لم یرض بحکم نبی ولا غیره في الصدقات حتی حکم هو فجزأها ثما نية اجزاء فان کنت من تلك الأجزاء أعطيتك. (سنن ابی داوٗد: کتاب الزکوٰۃ)

زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی' زیاد رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر ایک طویل حدیث ذکر کی اور واقعہ بھی نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: زکوٰۃ میں سے مجھے عنایت فرمائیں' رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے مصارف زکوٰۃ کو نہ کسی نبی کی مرضی پر چھوڑا ہے اور نہ کسی غیر نبی کی مرضی پر بلکہ خود ہی فیصلہ فرمادیا ہے اور ان کے آٹھ حصے (مقرر) کیے ہیں' اگر تم آٹھ اقسام میں سے کسی ایک میں آتے ہو تو تمہیں بھی دے دوں گا۔''

مفہوم :

ا۔ مصارف زکوٰۃ سورۃ توبہ کی اس آیت میں ذکر کیے گئے ہیں: انما الصدقات للفقراء والمساکین......الایة (آیت ۶۰)

۲۔ فقراء' مساکین' زکوٰۃ وصول کرنے والا عملہ' جن کی کسی دینی مصلحت کے پیش نظر دلجوئی مقصود ہو (مؤلفة القلوب)' دین کی نصرت' حفاظت اور سربلندی کے لیے (فی سبیل اللہ)' جس پر قرض کا زیادہ بوجھ ہو' مسافر' غلام اور باندیاں آزاد کرنے کے لیے زکوٰۃ خرچ کی جاسکتی ہے۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله: لیس المسکین الذی یطوف علی الناس ترده اللقمة و اللقمتان والتمرة والتمرتان ولکن المسکین الذی لایجد غنی یغنیه ولا یفطن به فیتصدق علیه ولا یقوم فیسأل الناس. (متفق علیه: کتاب الزکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حقیقی مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس (مانگنے کے لیے) آتا جاتا ہے' ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں لے کر واپس لوٹ جاتا ہے بلکہ مسکین تو وہ ہے جس کے پاس اپنی ضرورت پورا کرنے کا سامان نہیں ہے اور (اپنا حال ظاہر نہ کرنے کی وجہ سے) کسی کو اس کی حاجت کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ صدقہ سے اس کی مدد کی جائے اور نہ وہ چل پھر کر لوگوں سے مدد مانگتا ہے۔

مفہوم:

۱۔ زکوٰۃ اور صدقات کے حقیقی مستحق وہ پیشہ ور گداگر اور سائل نہیں ہیں جو در در چکر لگاتے ہیں' کیونکہ مانگنا ان کا پیشہ بن جاتا ہے۔

۲۔ وہ سفید پوش ضرورت مند جو شرم و حیا اور خودداری کی وجہ سے لوگوں پر اپنی حاجت ظاہر نہیں ہونے دیتے در حقیقت وہ زکوٰۃ و صدقات کے حقیقی مستحق ہیں۔

۳۔ اسلامی تعلیمات میں تاکید کے ساتھ گداگری کی مذمت اور حوصلہ شکنی کی گئی ہے اور اپنے ہاتھ سے کام اور محنت کی ترغیب دی گئی ہے۔

عن عبداللہؓ بن عمرو قال قال رسول اللہ: لا تحل الصدقہ لغنی و لا لذی مِرّۃٍ سَوَیّ.

(جامع ترمذی: کتاب الزکوٰۃ)

عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مالدار اور توانا و تندرست شخص کے لیے زکوٰۃ حلال نہیں ہے"

مفہوم:

۱۔ جو شخص مالک نصاب ہے وہ زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔

۲۔ جو شخص مالک نصاب تو نہیں لیکن اسے فوری ضرورت بھی نہ ہو اور وہ تندرست و توانا ہو اور محنت کر کے کما سکتا ہو اس کے لیے زکوٰۃ لینے کی گنجائش تو ہے لیکن پسندیدہ نہیں' اس سے بچنا چاہیے۔

زکوٰۃ اور خاندان نبوت:

عن عبدالمطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ ﷺ: ان ھذہ الصدقات انما ھی اوساخ الناس و انما لا تحل لمحمد و لا لآل محمد. **(صحیح مسلم: کتاب الزکوٰۃ)**

عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور یہ صدقات لوگوں کے مال و دولت کا میل کچیل ہیں اور یہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے لیے حلال نہیں ہیں۔"

مفہوم:

۱۔ جس طرح میل نکلنے کے بعد کپڑا صاف ہو جاتا ہے اس طرح زکوٰۃ نکلنے کے بعد بھی باقی مال صاف ہو جاتا ہے۔

۲۔ زکوٰۃ کو "میل کچیل" کہا گیا ہے اس لیے اس سے حتی الامکان بچنا چاہیے۔

۳۔ بنو ہاشم (خاندان نبوت) کے لیے زکوٰۃ لینا درست نہیں ہے۔

پیشہ ور گداگروں کا انجام:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه من سأل الناس أموالھم تکثرا فانما یسأل جمرا فلیستقل اولیستکثر۔ (صحیح مسلم: کتاب الزکوٰۃ)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی دولت اور مال میں اضافہ کرنے کے لیے مانگتا ہے وہ در حقیقت آگ کا ایک انگارہ مانگتا ہے اب خواہ اس میں کمی کرے یا زیادتی کرے۔

مفہوم:

۱۔ اس حدیث کا مدعا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حاجت اور ضرورت کی وجہ سے ہاتھ نہیں پھیلاتا بلکہ اپنی حالت یا معیار بہتر بنانے کے لیے مانگتا ہے تو اس کا انجام قیامت میں جہنم ہے۔

۲۔ یہی زکوٰۃ اور صدقہ اس کے حق میں جہنم کا پتھر بن جائے گا جسے اسے کھانے پر مجبور کیا جائے گا۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا عذاب:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ: من اتاہ اللہ مالا فلم یؤد زکواته مثل له یوم القیامة شجاعا أقرع له زبیبتان یطوقه یوم القیامة ثم یأخذ بلھزمتیه یعنی شدقیه ثم یقول انا مالك انا کنزك ثم تلا و لاَ یحسبن الذین یبخلون.....الا یةً. (صحیح بخاری: کتاب الزکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت عطا فرمائی اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو وہ دولت قیامت کے دن اس آدمی کے سامنے ایسے زہریلے ناگ کی شکل میں آئے گی جس کے زہریلے پن سے اس کے بال جھڑ چکے ہونگے، اس کی آنکھوں کے اوپر دو سفید نقطے

ہو نگے پھر وہ سانپ اس (بخیل) کے گلے کا ہار بنایا جائے گا' وہ اس کی دونوں باچھیں پکڑے گا اور (کاٹے گا) کہے گا میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی "وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ " (آل عمران ۳ : ۱۸۰) جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نوازا ہے اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں' وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخیلی ان کے لیے اچھی ہے' یہ تو ان کے حق میں نہایت بری ہے' جو کچھ وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے ہیں وہی قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق بن جائے گا۔

مفہوم :

۱۔ انسان خود غرض واقع ہوا ہے' وسیع پیمانے پر زکوٰۃ کے جو فوائد ہیں ان کا بالعموم ادراک کم ہی ہوتا ہے اس لیے قرآن و سنت کی تعلیمات میں جس قدر زور نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی پر ہے کسی اور عبادت پر نہیں ہے۔

۲۔ چونکہ بخیل اپنے مال پر سانپ بن کر بیٹھ جاتا ہے اس لیے قیامت کے دن یہی دولت سانپ کی شکل اختیار کرلے گی۔

عن عائشة رضی الله عنها سمعت رسول الله يقول : ما خالطت الصدقه مالا قط الا اهلكته. **(مشکوۃ: کتاب الزکوٰۃ)**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ : میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ : جس مال سے زکوٰۃ نہ نکالی جائے اور اس میں ملی جلی رہے تو وہ مال کو تباہ کر کے چھوڑتی ہے۔

مفہوم :

۱۔ یعنی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا غرباء کا حق کھا کر اپنے دین و ایمان کو تباہ کر دیتا ہے۔

۲۔ اور کبھی ایسے لوگوں کا پورا سرمایہ آناً فاناً بھی تباہ ہو جاتا ہے۔

اپنی حاجت کا اظہار صرف اللہ سے کرو :

عن ابن مسعود قال قال رسول الله: من اصابته فاقة فأنزلها بالناس لم تسد فاقته ومن انزلها بالله اوشك الله له بالغنا امابموت عاجل اوغنى اجل. **(جامع ترمذی: الزکوٰۃ)**

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا : جس کو سخت حاجت یا فاقہ کی

نوبت آئی اور اس نے بندوں سے مدد چاہی تو اس کی یہ مصیبت ختم نہیں ہو گی اور جس نے اللہ سے مدد چاہی اور اپنی حاجت کو اس کے سامنے رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کی یہ مصیبت دور کر دے گا یا تو جلدی موت کے ذریعہ (اگر وقت آچکا ہے) یا کچھ تاخیر سے خوشحالی دے دے گا۔

عن ثوبان رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ: من يكفل لی أن لايسأل الناس شيئا فأتكفل له بالجنة فقال ثوبان انا فقال: لا يسأل أحد اشيئا . (ابو داوٗد: کتاب الزکوٰۃ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو مجھ سے اس بات کا عہد کرے کہ وہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا' میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں' ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا میں یہ عہد کرتا ہوں' تو وہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔"

ضرورت اور مجبوری کی صورت میں نیک لوگوں سے مانگا جاسکتا ہے :

عن ابن الفراس أن الفراس قال قلت لرسول اللهﷺ أسأل يا رسول اللهﷺ؟ فقال النبیﷺ لا وان كنت لابد فسل الصالحين. (ابو داؤد: کتاب الزکوۃ)

ابن الفراس روایت کرتے ہیں کہ فراس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا "کیا میں (اپنی ضرورت کے لیے) لوگوں سے سوال کر سکتا ہوں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اور اگر مجبوری ہو تو پھر نیک بندوں سے سوال کرو۔

بغیر طمع اور سوال کے مل جائے تو لینے میں مضائقہ نہیں :

عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال كان النبیﷺ يعطينی العطاء فأقول: أعطه افقر اليه منی فقال خذه فتموله وتصدق به فما جائك من هذا المال وانت غير مشرف ولا سائل فخذه ومالا فلا تتبعه نفسك (متفق عليه: کتاب الزکوٰۃ)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب مجھے کچھ عطا کرتے تو میں کہتا: کسی ایسے آدمی کو دے دیجئے جس کو اس کی زیادہ ضرورت ہو' تو آپ ﷺ فرماتے: عمر اسے لے لو اپنی ملکیت بنالو پھر (چاہو تو) صدقہ کر لو' جب کوئی مال تمہیں اس طرح ملے کہ نہ تو تم نے اس کا سوال کیا اور نہ ہی اس کی طمع کی ہو تو اسے لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ ملے تو اس کی طرف توجہ نہ کرو۔"

اناج کی زکوٰۃ :

عن ابن عمر رضی الله عنه قال قال النبیﷺ: فیما سقت السماء والعیون او کان عثر یا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر. (صحیح بخاری : کتاب الزکوٰۃ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضورﷺ نے فرمایا: جو زمین بارش کے پانی سے یا بہتے چشمے سے سیراب ہو یا دریا کے قریب ہونے کی وجہ سے پانی دینے کی ضرورت نہ ہو تو ان کی پیداوار کا دسواں حصہ بطور زکوٰۃ ادا کیا جائے گا۔ اور جس کو مزدور لگا کر سینچا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔"

زکوٰۃ پیشگی ادا کی جا سکتی ہے :

عن علی رضی الله عنه ان العباس سأل رسول اللهﷺ فی تعجیل صدقة قبل ان تحل فرخص له فی ذالك. (سنن ابوداوٗد : کتاب الزکوٰۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اکرمﷺ سے اپنی زکوٰۃ پیشگی ادا کرنے کے متعلق دریافت کیا تو آپﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

عن علی رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ: قد عفوت عن الخیل والرقیق فهاتوا صدقة الرقة من کل اربعین درهما درهم ولیس فی تسعة و تسعین ومائة شیٔ فاذا بلغت مأتین ففیها خمسة دراهم. (جامع ترمذی : کتاب الزکوٰۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ معاف کر دی ہے (ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے) سونا چاندی کی زکوٰۃ پر چالیس درہم میں سے ایک درہم ادا کرو اور ایک سو ننانوے درہم میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب دو سو پورے ہو جائیں تو پانچ درہم واجب ہوں گے۔

مفہوم :

۱۔ اگر غلام اور گھوڑے خدمت اور استعمال کے لیے ہیں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۔ اگر یہ تجارتی مقاصد کے لیے ہیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔

۳۔ جب کسی کے پاس دو سو درہم کی مقدار کے برابر یا اس سے زیادہ چاندی ہو تو ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

زکوٰۃ کے علاوہ دیگر مالی صدقات :

عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ: علی کل مسلم صدقة قالوا فان لم یجد قال فلیعمل بیدیه فینفع نفسه قالوا فان لم یفعله قال فیأمر بالمعروف قالوا فان لم یفعل قال فیمسك عن الشر فانه له صدقه۔ (بخاری: کتاب الادب' — مسلم: کتاب زکوٰۃ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے' لوگوں نے عرض کیا کہ اگر کسی کے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اپنے دست وبازو سے محنت کرے اور کمائے پھر اس سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے' عرض کیا کہ اگر یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو پھر کیا کرے؟ آپؐ نے فرمایا کہ: کسی پریشان حال محتاج کا کوئی کام کر کے اس کی مدد ہی کر دے' عرض کیا کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر لوگوں کو نیکی کا حکم دے اور بھلائی کو فروغ دے' لوگوں نے کہا کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو کیا کرے' آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر شر سے اپنے آپ کو بچانے کا اہتمام کرے۔

مفہوم :

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ اور وہ صاحب نصاب نہیں' انہیں بھی صدقہ کرنا چاہیے۔

۲۔ تنگ دستی اور غربت میں اپنا پیٹ کاٹ کر اللہ کی راہ میں' دین کی خدمت کے لیے اور خدا کے بندوں کی مدد کے لیے خرچ کرنا بڑی ہمت اور قوت ایمانی رکھنے والوں کا کام ہے' ایسا صرف مضبوط ایمان والے ہی کر سکتے ہیں۔

عن فاطمة بنت قیس رضی الله عنها قالت قال رسول اللهﷺ: ان فی المال حقا سوی الزکوٰۃ ثم "تلالیس البر أن تولوا وجوهکم قبل المشرق والمغرب". (جامع ترمذی: کتاب الزکوٰۃ)

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی اللہ کا حق ہے پھر آپ ﷺ نے سورہ بقرہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی: "**لیس البر أن تولوا وجوهکم**......" اصل نیکی یہ نہیں ہے کہ (عبادات میں) تم اپنا رخ مشرق یا مغرب کی طرف کرو بلکہ اصل نیکی کی راہ بس ان لوگوں کی ہے جو ایمان لائے اللہ پر اور آخرت پر اور ملائکہ پر اور اللہ کی کتابوں اور اس کے نبیوں پر اور جنہوں نے مال کی محبت کے باوجود اسے خرچ کیا قرابت داروں پر اور یتیموں' مسکینوں پر اور مسافروں اور سائلوں پر اور اچھی طرح قائم کی انہوں نے نماز

اورادا کی زکوٰۃ......الخ۔

مفہوم :

۱۔ اس حدیث میں اس غلط فہمی کو دور کیا گیا کہ کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ مقررہ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد آدمی پر اللہ کا باقی کوئی حق اور مطالبہ نہیں رہتا۔

۲۔ اگر ایک شخص نے زکوٰۃ تو ادا کر دی مگر اس کے پڑوس میں فاقہ ہے یا کوئی شخص نہایت محتاجی کی حالت میں ہے تو اس صورت میں ان ضرورت مندوں کی امداد واجب ہو گی' اگر امداد نہیں کرے گا تو باوجود زکوٰۃ کی ادائیگی کے اللہ کے ہاں مجرم ٹھہرے گا۔

صدقہ کی فضیلت اور ثمرات :

عن ابی هريرة رضى الله عنه قال قال رسو ل اللهﷺ: قال الله تعالى أنفق يا ابن آدم أنفق عليك. (متفق علية: كتاب الزكوٰة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے آدمؑ کے فرزند اپنی کمائی خرچ کر میں تجھ پر (اپنے خزانہ غیب سے) خرچ کرتا رہوں گا۔

عن أسماء قالت قال رسول اللهﷺ أنفقی ولا تحصی فيحصی الله عليك ولا توعی فيوعی الله عليك ارضخی ما استطعت. (متفق عليه : كتاب الزكوٰة)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں خرچ کرتی رہو اور گنو مت' اگر تم اس کی راہ میں حساب کر کے دو گی تو وہ بھی حساب ہی سے دے گا اور دولت کو بند کر کے نہ رکھنا ورنہ اللہ تعالیٰ بھی اپنا خزانہ تم پر بند کر دے گا لہذا جتنا ہو سکے راہ خدا میں خرچ کرتی رہنا۔

مفہوم :

۱۔ بخل کے نتیجہ میں آدمی اللہ کی رحمت اور برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔

۲۔ جو لوگ اخلاص سے اللہ کی راہ میں اور ضرورت مندوں پر خرچ کرتے ہیں وہ کبھی مفلس نہیں ہوتے' اللہ تعالیٰ اپنے غیبی خزانے سے انہیں نوازتا رہتا ہے اور ایسے وسائل پیدا کرتا ہے جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **"ومن يتق الله يرزقه من حيث لا يحتسب"** اور جو اللہ سے ڈرتے ہیں اللہ انہیں ایسے راستوں سے رزق دیتا ہے جن کا انہیں گمان بھی نہیں ہوتا" یہ اللہ کا وعدہ بھی

ہے اور عملی مشاہدہ بھی۔

خرچ کے زیادہ حقدار کون ہیں :

عن ابی امۃ قال قال رسول اللہ ﷺ: یا ابن آدم تبذل الخیر خیرلك وان تمسکه شرلك ولا تلام علی کفاف وابدأ بمن تعول. **(صحیح مسلم: کتاب الزکوٰۃ)**

ابو امۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن آدم! اپنی دولت (راہ خدا میں) خرچ کرنا تمہارے لیے بہتر ہے اور اسے روکے رکھنا تمہارے لیے برا ہے' اور گزارے کی مقدار رکھنے پر کوئی ملامت نہیں ہے' سب سے پہلے ان پر خرچ کرو جن کے تم کفیل ہو اور جن کی تم پر ذمہ داری ہے۔

مفہوم :

۱۔ زندگی کی ضرورت کے بقدر مال اپنے پاس رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے' اسلام اس بات کی تعلیم بھی نہیں دیتا کہ سب مال خرچ کر کے قلاش ہو جائے اور پھر خود دوسروں کا دست نگر ہو۔

۲۔ پہلا حق ان لوگوں کا ہے جن پر کفالت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے' مثلاً بیوی' بچے اور پھر قریبی عزیز و اقارب۔

بیوی بچوں پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے :

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ: اذا انفق المسلم نفقة علی اهله وهو یحتسبها کانت له صدقة. **(متفق علیه:الزکوٰۃ)**

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا کہ: جب کوئی صاحب ایمان بندہ اپنے اہل و عیال پر اجر و ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہوگا۔

مفہوم :

۱۔ ان احادیث سے اسلام میں عبادت کا ایک جامع اور وسیع تصور معلوم ہوتا ہے کہ صرف نماز روزے کا نام ہی عبادت نہیں بلکہ رزق حلال کما کر اپنے بچوں کو کھلانا بھی عبادت ہے' حرام ذرائع سے بچنا بھی عبادت ہے بلکہ ایک مسلمان کی پوری معاشی زندگی عبادت ہے بشرطیکہ وہ اپنے معاشی معاملات میں اللہ کے حکم اور مرضی پر چلتا ہو۔

۲۔ اسلام میں دین اور دنیا کی تفریق کی کوئی گنجائش نہیں ہے بظاہر دنیا داری کا کام بھی اخلاص اور اللہ کے حکم

کی پابندی کی وجہ سے دین بن جاتا ہے۔

صدقہ کا اجر و ثواب کن حالات میں زیادہ ہو جاتا ہے :

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال رجل یا رسول الله ای الصدقة اعظم أجرا؟ قال أن تصدق وانت صحيح شخيح تخشي الفقر وتأمل الغنى ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا لفلان كذا وقد كان لفلان. **(مسلم: کتاب الزکوٰۃ)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کس صدقہ کا ثواب زیادہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم اس حالت میں صدقہ کرو کہ تم تندرست و توانا ہو تمہیں فقر اور محتاجی کا خوف ہو اور مالدار ہونے کی حرص بھی ہو' ایسا نہ ہونا چاہیے کہ تم سوچتے رہو اور ٹالتے رہو' یہاں تک کہ جب موت کا وقت آ جائے اور جان کھنچ کے حلق میں آ جائے اور وصیت کرنے لگو کہ فلاں کا اتنا ہے اور فلاں کا اتنا' اب تو سارا مال فلاں ہی کا ہو گا۔

مفہوم :

۱۔ یہ انسان کی کمزوری ہے کہ جب تک وہ تندرست اور صحت مند ہوتا ہے تو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتا اور ہر وقت یہ شیطانی وسوسہ اس کے دل میں گھر کیے ہوتا ہے کہ خرچ کرنے سے تنگدست ہو جاؤ گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''**الشیطن یعدکم الفقر......الایة**'' (شیطان تمہیں غربت و افلاس سے ڈراتا رہتا ہے) کہ اللہ کے دین اور اس کے بندوں پر خرچ کرنے سے تنگدست ہو جاؤ گے۔

۲۔ لیکن جب زندگی کی امید ختم ہو جاتی ہے تو پھر صدقہ و خیرات کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ صحت و تندرستی کی حالت میں خرچ کرنے سے اللہ پر توکل' بھروسہ اور اس کی شان رزاقیت پر یقین بڑھتا ہے۔

اہل قرابت پر صدقہ :

عن سلیمان بن عامر قال قال رسول اللہ ﷺ: الصدقة على المسكين صدقة وهي على ذى الرحم ثنتان صدقة و صلة. **(جامع ترمذی' سنن نسائی: کتاب الزکوٰۃ)**

سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کسی (اجنبی) مسکین کو دینا صرف صدقہ ہے اور قرابت دار کو دینے اور اس پر خرچ کرنے میں دو طرح کا اجر و ثواب ہے' ایک یہ کہ وہ صدقہ ہے

اور دوسرا یہ کہ وہ صلہ رحمی ہے"

مرنے والوں کی طرف سے صدقہ :

عن عائشة رضی الله عنها قالت ان رجلا قال للنبیﷺ: ان امی افتتلت نفسها و أظنها لو تکلمت تصدقت فهل لها أجر ان تصدقت عنها؟ قال نعم. (بخاری: کتاب الجنائز)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا : میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بولنے کا موقع ملتا تو ضرور صدقہ کرتیں' کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں ؟آپ ﷺ نے فرمایا : ہاں"۔

مفہوم :

۱۔ مرنے والوں سے احسان و ہمدردی کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ان کے لیے دعا و استغفار کے علاوہ ان کی طرف سے صدقہ کیا جائے۔

۲۔ دوسری احادیث میں وضاحت آچکی ہے کہ بہترین صدقہ وہی ہے جو اپنے ہاتھ سے دیا جائے اور حالت تندرستی میں دیا جائے۔

خلاصہ

دین میں زکوٰۃ کی اہمیت اور مقام :

شہادت توحید ورسالت اور اقامت صلوٰۃ کے بعد اسلام میں سب سے بڑھ کر اہمیت زکوٰۃ کی ہے' نماز اور زکوٰۃ یہ دو بڑے ستون ہیں جن پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔

دین اسلام کبھی کسی نبی کے زمانہ میں ''نماز اور زکوٰۃ'' سے خالی نہیں رہا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کے صاحبزادے حضرت اسحٰقؑ اور پھر ان کے صاحبزادے حضرت یعقوبؑ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :

وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ٥

(الانبیاء : ۷۳)

ہم نے انہیں وحی کے ذریعہ نیک کام کرنے' نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم بھیجا اور وہ ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔

ا۔ زکوٰۃ کے معنی :

زکوٰۃ کے معنی پاکیزگی اور صفائی کے ہیں' اپنے مال سے خوشی خدا کا حق نکالنے سے مال بھی پاک ہو جاتا ہے اور آدمی کا اپنا نفس بھی خود غرضی' دنیا پرستی اور مادہ پرستی سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت :

زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں جب بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس طرح جنگ کرنے کا فیصلہ کیا جس طرح کفار سے کی جاتی ہے' حالانکہ وہ لوگ نماز پڑھتے تھے اور خدا اور رسول ﷺ کا اقرار بھی کرتے تھے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت ہے کہ آپؓ نے فرمایا۔ ''**واللہ لا قاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ**'' ''اللہ کی قسم نماز اور زکوٰۃ کے درمیان جو لوگ تفریق کریں گے میں ضرور ان کے خلاف جہاد کروں گا' پھر تمام صحابہ کرام نے اس نقطۂ نظر کو قبول کیا اور اس پر سب کا اجماع ہو گیا۔

قرآن مجید میں ستر سے زیادہ مقامات پر اقامت صلوٰۃ اور اداءِ زکوٰۃ کا ذکر ساتھ ساتھ کیا گیا ہے اس سے یہ

بات معلوم ہوتی ہے کہ دین میں ان دونوں کا مقام اور درجہ قریب قریب ہے۔

قرآن و حدیث کے مطالعہ سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اسلام میں بنیادی نیکیوں کی حیثیت نماز اور زکوٰۃ کو حاصل ہے۔ دوسری نیکیاں انہی دو بڑی نیکیوں کے تحت ہیں۔

غور کیجئے تو ایک آدمی کے اللہ تعالیٰ کا ٹھیک بندہ بن جانے کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ ایک اس چیز کی کہ وہ اپنے رب سے ٹھیک جڑ جائے اور دوسری چیز یہ کہ خلق سے اس کا تعلق صحیح بنیاد پر قائم ہو جائے۔ نماز انسان کو اپنے رب سے صحیح طور پر جوڑ دیتی ہے اور زکوٰۃ و انفاق سے خلق سے اس کا تعلق صحیح بنیاد پر استوار ہو جاتا ہے۔ ایک شخص اپنے رب کے حقوق ادا کرتا ہے اور خلق کے حقوق پہچانتا ہے تو وہ تمام نیکیوں کی کلید پالیتا ہے' انہی دو کی مدد سے وہ دوسری ساری نیکیوں کے دروازے بھی کھول لیتا ہے اور سب کا اختیار کر لینا اس کے لیے سہل ہو جاتا ہے۔

فہرست مراجع

یونٹ نمبر 8

۱۔ جلیل احسن ندوی'	سفینہ نجات'	ادارہ ترجمان القرآن' لاہور	۱۹۹۵ء
۲۔ جلیل احسن ندوی'	زادِراہ'	اسلامک پبلی کیشنز' لاہور	۱۹۹۹ء
۳۔ عمر پوری' عبدالغفار حسن'	انتخاب حدیث'	اسلامک پبلی کیشنز	۱۹۹۸ء
۴۔ مودودی' سید ابوالاعلیٰ'	تفہیم الاحادیث'	ادارہ معارف اسلامی' لاہور	
۵۔ مودودی' سید ابوالاعلیٰ'	خطبات'	اسلامک پبلی کیشنز'	۱۹۹۰ء
۶۔ کاندھلوی' محمد احتشام الحق'	معارف السنۃ'	اسلامک انٹرنیشنل پبلشرز' لاہور	
۷۔ نعمانی' محمد منظور'	معارف الحدیث (جلد چہارم)	دارالاشاعت' لاہور	۱۹۹۹ء
۸۔ نووی' محی الدین ابوزکریا بن شرف'	ریاض الصالحین'	مکتبہ مدنیہ لاہور۔	
۹۔ یوسف اصلاحی'	آدابِ زندگی'	ادارہ ترجمان القرآن لاہور	۱۹۹۹ء